سحر وجادو سے مطلقاً انکار کا شرعی وعلمی جائزہ

مولانا زبیر شاہ بنوی
جامعہ بیت العلم، بنوں

اسلام ایک مکمل دین ہے جو عقائد، عبادات، اخلاق اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر راہنمائی فراہم کرتا ہے، چنانچہ سحر (جادو) اور اس کے وجود کے بارے میں اسلامی عقیدہ واضح ہے، بعض لوگ جادو کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں اور اسے محض ایک خیالی تصوّر یا نفسیاتی اثر کا نام دیتے ہیں، جب کہ شریعت اور تاریخ میں اس کی حقیقت کو ثابت کرنے کے دلائل موجود ہیں۔

۱:سحر کا لغوی واصطلاحی معنی اور اس کی حقیقت

''سحر'' لغت میں ہر ایسے اثر کو کہتے ہیں جس کا سبب ظاہر نہ ہو، خواہ وہ سبب معنوی ہو جیسے خاص خاص کلمات کا اثر، یا غیر محسوس چیزوں کا ہو، جیسے جنات وشیاطین کا اثر، یا مسمریزم میں قوّتِ خیالیہ کا اثر، یا محسوسات کا ہو مگر وہ محسوسات مخفی ہوں، یا نجوم وسیّارات کا اثر۔

''والسِحر: الأخذة، وکل ما لُطف مأخذه و دقّ فهو سحر.''

(لسان العرب: ۱۳۵/ ۷، ط: المكتبة الوحيدية، پشاور)

اور اصطلاحِ قرآن وسنت میں ''سحر'' ہر ایسے امرِ عجیب کو کہا جاتا ہے جس میں شیاطین کو خوش کر کے ان کی مدد حاصل کی گئی ہو، پھر شیاطین کو راضی کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، کبھی ایسے منتر اختیار کیے جاتے ہیں جن میں کفر وشرک کے کلمات ہوں اور شیاطین کی مدح کی گئی ہو، یا کواکب ونجوم کی مدد اختیار کی گئی ہو، جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ کبھی ایسے اعمال اختیار کیے جاتے ہیں، جو شیطان کو پسند ہیں، مثلاً کسی کو ناحق قتل کر کے اس کا خون استعمال کرنا، یا جنابت ونجاست کی حالت میں رہنا، طہارت سے اجتناب کرنا، وغیرہ۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے پاک فرشتوں کی مدد اُن اقوال اور افعال سے حاصل کی جاتی ہے جن کو فرشتے پسند کرتے ہیں، مثلاً تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی، بدبو اور نجاست سے اجتناب، ذکر اللہ اور اعمالِ خیر۔

اسی طرح شیاطین کی امداد ایسے اقوال وافعال سے حاصل ہوتی ہے جو شیطان کو پسند ہوں، اسی لیے سحر صرف ایسے لوگوں کا کامیاب ہوتا ہے جو گندے اور نجس رہیں، پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے نام سے دور رہیں، خبیث کاموں کے عادی ہوں، باقی شعبدے اور ٹوٹکے یا ہاتھ کی چالاکی کے کام یا مسمریزم وغیرہ ان کو مجازاً ''سحر'' کہہ دیا جاتا ہے۔ (۱)

سحر کی اقسام

امام راغب اصفہانیؒ نے ''مفردات القرآن'' میں سحر کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں:

ایک قسم تو محض نظر بندی اور تخییل ہوتی ہے، جس کی کوئی حقیقتِ واقعیہ نہیں ہوتی، جیسے بعض شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی چالاکی سے ایسا کام کرتے ہیں کہ عام لوگوں کی نظریں اس کو دیکھنے سے قاصر رہتی ہیں، یا قوتِ خیالیہ مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ کسی کے دماغ پر ایسا اثر ڈالا جائے کہ وہ ایک چیز کو آنکھوں سے دیکھتا اور محسوس کرتا ہے، مگر اس کی کوئی حقیقتِ واقعیہ نہیں ہوتی، کبھی یہ کام شیاطین کے اثر سے بھی ہوسکتا ہے کہ مسحور کی آنکھوں اور دماغ پر ایسا اثر ڈالا جائے جس سے وہ ایک غیر واقعی چیز کو حقیقت سمجھنے لگے، قرآن مجید میں فرعونی ساحروں کے جس سحر کا ذکر ہے، وہ یہی پہلی قسم کا ذکر تھا، جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے:

''سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ'' (الأعراف) ''انہوں نے لوگوں کے آنکھوں پر جادو کر دیا۔''

اور ارشاد ہے:

''يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى'' (طہٰ:۶۶)

''ان کے سحر سے موسیٰ کے خیال میں آنے لگا کہ یہ رسیوں کے سانپ دوڑ رہے ہیں۔''

اس میں ''يُخَيَّلُ'' کے لفظ سے بتلا دیا گیا کہ یہ رسیاں اور لاٹھیاں جو ساحروں نے ڈالی تھیں، نہ درحقیقت سانپ بنیں، اور نہ انہوں نے کوئی حرکت کی، بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوّتِ متخیّلہ متاثر ہوکر ان کو دوڑنے والے سانپ سمجھنے لگی۔

دوسری قسم اس طرح کی تخیّل اور نظر بندی ہے جو بعض اوقات شیاطین کے اثر سے ہوتی ہے، جو قرآن کریم کے اس ارشاد سے معلوم ہوئی:

''هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ'' (الشعراء:۲۲۱-۲۲۲)

''میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ کن لوگوں پر شیاطین اُترتے ہیں، ہر بہتان باندھنے والے گناہگار پر اُترتے ہیں۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

''وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ'' (البقرة)

''یعنی شیاطین نے کفر اختیار کیا، لوگوں کو جادو سکھانے لگے۔''

تیسری قسم یہ ہے کہ سحر کے ذریعے ایک شے کی حقیقت ہی بدل جائے، جیسے کسی انسان یا جاندار کو پتھر یا کوئی جانور بنا دیں۔ امام راغب اصفہانیؒ، ابوبکر جصاصؒ وغیرہ حضرات نے اس سے انکار کیا ہے کہ سحر کے ذریعے کسی چیز کی حقیقت بدل جائے، بلکہ سحر کا اثر صرف تخییل اور نظر بندی ہی تک ہوسکتا ہے، معتزلہ کا بھی یہی قول ہے، مگر جمہور علماء کی تحقیق یہ ہے کہ انقلابِ اعیان میں نہ کوئی عقلی امتناع ہے اور نہ شرعی، مثلاً کوئی جسم پتھر بن جائے، یا ایک نوع سے دوسری نوع کی طرف منقلب ہو جائے۔ اور فلاسفہ کا جو یہ قول مشہور ہے کہ انقلابِ حقائق ممکن نہیں، ان کی مراد حقائق سے محال، ممکن اور واجب کی حقیقتیں ہیں کہ ان میں انقلاب عقلاً ممکن نہیں کہ کوئی محال ممکن بن جائے، یا کوئی ممکن محال بن جائے۔

اور قرآن عزیز میں فرعونی ساحروں کے سحر کو جو تخییل قرار دیا ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر سحر تخییل ہی ہو، اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ اور بعض حضرات نے سحر کے ذریعہ انقلابِ حقیقت کے جواز پر حضرت کعب احبارؒ کی اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جو مؤطا امام مالکؒ میں بروایت قعقاع بن حکیم منقول ہے:

''لو لا كلمات أقولهن لجعلتني اليهود حمارًا.''

''اگر یہ چند کلمات نہ ہوتے جن کو میں پابندی سے پڑھتا ہوں تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔''

''گدھا بنا دیتے'' کا لفظ مجازی طور پر بے وقوف بنانے کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے، مگر بلاضرورت حقیقت کو چھوڑ کر مجاز مراد لینا صحیح نہیں، اس لیے حقیقی اور ظاہری مفہوم اس کا یہی ہے کہ اگر میں یہ کلمات روزانہ پابندی سے نہ پڑھتا تو یہودی جادوگر مجھے گدھا بنا دیتے۔

اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں، اوّل یہ کہ سحر کے ذریعے انسان کو گدھا بنا دینے کا امکان ہے، دوسرے یہ کہ جو کلمات وہ پڑھا کرتے تھے، ان کی تاثیر یہ ہے کہ کوئی جادو اثر نہیں کرتا، حضرت کعب احبارؒ سے جب لوگوں نے پوچھا کہ وہ کلمات کیا تھے تو آپ نے یہ کلمات بتلائے:

''أعوذ بوجه الله العظيم، الذي ليس شيء أعظم منه، و بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن برّ ولا فاجر، و بأسماء الله الحسنى كلها، ما علمت منها وما لم أعلم، من شر ما خلق وذرأ و برأ.''

(مؤطا إمام مالك، باب ما يؤمر به من التعوّذ عند النوم و غیرہ، ص:۵۷۱، ط: مکتبہ رحمانیہ)

''میں اللہ عظیم کی پناہ پکڑتا ہوں، جس سے بڑا کوئی نہیں۔ اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے کلمات تامات کی، جن سے کوئی نیک و بد انسان آگے نہیں نکل سکتا۔ اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی، جن کو میں جانتا ہوں، اور جن کو نہیں جانتا، ہر اس چیز کے شر سے جس کو اللہ تعالیٰ

نے پیدا کیا، اور وجود دیا اور پھیلایا ہے۔''

خلاصہ یہ کہ سحر کی یہ تینوں قسمیں ممکن الوقوع ہیں۔

(ماخوذ از معارف القرآن، ص: ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ط: ادارۃ المعارف کراچی) (۲)

چنانچہ امام قرطبیؒ اپنی تفسیر ''تفسير القرطبي أي الجامع لأحكام القرآن'' میں سحر کی حقیقت اور اس کے وجود کے متعلق اہل السنت والجماعت کا مذہب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''السابعة: ذهب أهل السنة إلى أن السحر ثابت ولهٗ حقيقة. وذهب عامة المعتزلة وأبو إسحاق الأسترابادي من أصحاب الشافعي إلى أن السحر لا حقيقة له، وإنما هو تمو يه وتخييل وإيهام لكون الشيء على غير ما هو به، وأنه ضرب من الخفة والشعوذة.''

''اہل سنت والجماعت کا موقف یہ ہے کی سحر ایک ثابت شدہ اور حقیقت رکھنے والی چیز ہے، البتہ معتزلہ اور شوافع میں سے ابو اسحاق استرابازی کہتے ہیں کہ سحر کی کوئی حقیقت نہیں، محض خیالی تصوّرات اور توہّمات ہے۔'' (الجامع لأحكام القرآن: ۲/ ٤٥، ط: مكتبة رشيدية، كوئٹه)

اسی طرح امام فخر الدین الرازیؒ نے بھی اپنی تفسیر ''التفسير الكبير'' میں سحر کی حقیقت اور اس کے وجود کے بارے میں اہل السنت والجماعت اور اس کے مقابل معتزلہ کا یہی موقف بیان کیا ہے۔ (۳)

نیز یہی موقف امام بدر الدین عینیؒ نے ''صحيح البخاري'' کی شرح ''عمدة القاري'' میں بھی ذکر کیا ہے۔ (۴)

ان مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ سحر ایک حقیقت ہے اور واقعی اس کی وجہ سے خلافِ عادت اُمور وجود میں آتے ہیں، اور آیاتِ قرآنیہ اور صحیح احادیثِ مبارکہ اس پر شاہد ہیں، البتہ معتزلہ اور شوافع میں سے ابو اسحاق استر آبادی کا خیال یہ ہے کہ سحر کی حقیقت محض نظر بندی اور تخیل ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

کیا انبیاء علیہم السلام پر بھی جادو کا اثر ہوسکتا ہے؟

جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے، اس لیے کہ سحر درحقیقت اسبابِ طبعیّہ ہی کا اثر ہوتا ہے، اور انبیاء کرام علیہم السلام اسبابِ طبعیّہ کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں، یہ تأثر شانِ نبوت کے خلاف نہیں، جیسے ان کا بھوک پیاس سے متاثر ہونا، بیماری میں مبتلا ہونا اور شفا پانا ظاہری اسباب سے سب جانتے ہیں، اسی طرح جادو کے باطنی اسباب سے بھی انبیاء کرام علیہم السلام متاثر ہوسکتے ہیں، اور یہ شانِ نبوت کے منافی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں کا سحر کرنا اور اس کی وجہ سے آپ پر بعض آثار کا ظاہر ہونا اور بذریعہ

وحی اس جادو کا پتہ لگنا اور اس کا ازالہ کرنا احادیثِ صحیحہ میں ثابت ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سحر سے متاثر ہونا خود قرآن میں مذکور ہے، آیات: ''یُخَیَّلُ إِلَیْهِ مِن سِحْرِهِمْ'' (طہ) اور ''فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ'' (طہ) یعنی موسیٰ علیہ السلام پر خوف طاری ہونا اسی جادو ہی کا اثر تھا۔ (ماخوذ از معارف القرآن ص: ۳۲۳، ط: ادارۃ المعارف، کراچی) (۵)

انبیاء علیہم السلام پر سحر کی حقیقت

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ''معارف القرآن'' میں فرماتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہود نے سحر کردیا تھا اور اس جادو کے اثر سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایک طرح کا مرض سا بدن مبارک پر لاحق ہوگیا تھا اور اس دوران کبھی ایسا بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے کسی دنیا کے کام اور معاملہ میں خیال ہوتا ہے کہ میں نے یہ کام کرلیا، حالانکہ وہ نہیں کیا ہوا ہوتا، کبھی کوئی چیز نہیں کی اور خیال ہوتا کہ میں نے یہ بات کرلی ہے۔ پھر دو سورتوں سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی آیات پوری ہونے اور دم کرنے پر ایسا معلوم ہوا کہ گویا کسی بندش سے کھول دیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پھر حسبِ سابق وہ نشاط کی حالت عود کرآئی اور جو گھٹن یا جسمانی تکلیف محسوس ہورہی تھی، وہ ختم ہوگئی۔

یہ واقعہ صحیحین میں موجود ہے۔ ان روایات واحادیث پر کسی نے جرح نہیں کی اور اس طرح کی کیفیت یا بدنی احوال میں کسی نوع کا تغیر منصبِ رسالت کے منافی نہیں ہے، جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کسی وقت بیمار ہوجانا یا کسی وقت غشی کا طاری ہونا، جیسے کہ مرض الوفات کے زمانہ میں ایسا ہوا یا جیسے غزوۂ احد میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرۂ انور پر زخم لگ جانا اور دندانِ مبارک کا شہید ہونا یا جس طرح کہ کسی وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز میں سہو پیش آجاتا تو یہ جملہ احوال بمقتضائے بشریت ہیں اور ان کے پیش آنے سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقامِ رسالت اور وحیِ الٰہی کے اعتماد میں کسی قسم کا کوئی سقم اور حرج نہیں واقع ہوسکتا اور نہ ہی یہ احوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت کے منافی ہیں۔

جادو کی وجہ سے محض اتنی سی بات سے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی کام کے کرلینے کا خیال ہوگیا، حالانکہ نہ کیا ہو قطعاً وحیِ الٰہی کے اعتماد پر کوئی جرح نہیں کی جاسکتی۔ انبیاء (علیہم السلام) بہرحال جنسِ بشر سے ہیں اور ان پر ایسے احوال وعوارضِ بشریہ کا طاری ہونا شریعت اور احکامِ دین کی حجیت وقطعیت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہوسکتا۔'' (تفسیر معارف القرآن کاندھلویؒ، تفسیر سورۂ فلق، بتلخیص وتغییر یسیر)

نیز احادیثِ مبارکہ میں سحر سے بچاؤ کی تدابیر اور مسنون اعمال کا منقول ہونا اس کی حقیقت کے وجود کی دلیل ہے، لہٰذا اس کے وجود اور حقیقت سے انکار کرنا اور اس باب میں تمام مرویات، صحیح احادیث

اور تاریخی شواہد کو جھٹلانا اور اس سے انکار کرنا اہلِ سنت والجماعت کے اجتماعی موقف سے اعراض اور روگردانی ہے جو گمراہی اور ضلالت ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو راہِ ہدایت پر صحیح طریقے سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ سیّدِ الرُسُل و خاتمِ النبیّین ﷺ.

حواشی و حوالہ جات

❶- کما في تفسير روح المعاني: (٤٦٠/١)، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ:

''والسِحر في الأصل مصدر سحر يسحر بفتح العين فيهما إذا أبدى ما يدق ويخفى وهو من المصادر الشاذة، و يستعمل بما لطف وخفي سببه، والمراد به أمر غريب يشبه الخارق وليس به إذ يجري فيه التعلم و يستعان في تحصيله بالتقرب إلى الشيطان بارتكاب القبائح، قولًا كالرقى التي فيها ألفاظ الشرك ومدح الشيطان وتسخيره، وعملا كعبادة الكواكب، والتزام الجناية وسائر الفسوق، واعتقادًا كاستحسان ما يوجب التقرب إليه ومحبته إياه وذلك لا يستتب إلا بمن يناسبه في الشرارة وخبث النفس، فإن التناسب شرط التضام والتعاون فكما أن الملائكة لا تعاون إلا أخيار الناس المشبهين بهم في المواظبة على العبادة والتقرب إلى الله تعالىٰ بالقول والفعل، كذلك الشياطين لاتعاون إلا الأشرار المشبهين بهم في الخباثة والنجاسة قولًا وفعلًا واعتقادًا، و بهٰذا يتميز الساحر عن النبي والولي.''

❷-المفردات في غريب القرآن (ص: ٢٣٣)، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ میں ہے:

''والسِّحْرُ يقال على معان: الأوّل: الخداع وتخييلات لاحقيقة لها، نحو ما يفعله المشعبذ بصرف الأبصار عمّا يفعله لخفّة يد، وما يفعله النمّام بقول مزخرف عائق للأسماع، وعلى ذلك قوله تعالى: ''سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ'' (الاعراف)، وقال: ''يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ'' (طہ:٦٦) و بهٰذا النّظر سمّوا موسى عليه السلام سَاحِراً فقالوا: ''وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ'' (الزُّخْرُف)''

والثاني: استجلاب معاونة الشّيطان بضرب من التّقرّب إليه، كقوله تعالىٰ:

''هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ'' (الشعراء:٢٢١-٢٢٢)، وعلىٰ ذلك قوله تعالى: ''وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ'' (البقرۃ)

والثالث: ما يذهب إليه الأغتام، وهو اسم لفعل يزعمون أنهّ من قوّته يغيّر الصور والطبائع، فيجعل الإنسان حمارًا.

❸-التفسير الكبير لإمام الفخر الدين الرازي: (٢/ ٢٤٢)، ط: مکتبہ وحیدیہ، پشاور:

''المسألة الرابعة: في أقوال المسلمين في أن هٰذه الأنواع هل هي ممكنة أم لا؟ أما المعتزلة فقد اتفقوا على إنكارها إلا النوع المنسوب إلى التخيل والمنسوب إلىٰ إطعام بعض الأدو ية المبلدة والمنسوب إلى التضريب والنميمة، فأما الأقسام الخمسة، الأول: فقد أنكروها ولعلهم كفروا من قال بها وجوزوا وجودها، وأما أهل السنة فقد جوزوا أن يقدر الساحر على أن يطير في الهواء و يقلب الإنسان حمارًا والحمار إنسانًا، إلا أنهم قالوا: إن الله تعالى هو الخالق لهذه الأشياء عند ما يقرأ الساحر رقى مخصوصة وكلمات معينة. فأما أن يكون المؤثر في ذلك الفلك والنجوم فلا. وأما الفلاسفة والمنجمون والصابئة فقولهم على ما سلف تقر يره، واحتج أصحابنا على فساد قول الصابئة أنه قد ثبت أن العالم محدث فوجب أن يكون موجدهٗ قادرًا والشيء الذي حكم العقل بأنه مقدور إنما يصح أن يكون مقدورا لكونه ممكنًا والإمكان قدر مشترك بين كل الممكنات، فإذن كل الممكنات مقدور لله تعالى ولو وجد شيء من تلك المقدورات بسبب آخر يلزم أن يكون ذلك السبب مز يلًا لتعلق قدرة الله تعالى بذلك المقدور فيكون الحادث سببًا لعجز الله وهو محال، فثبت أنه يستحيل وقوع شيء من الممكنات إلا بقدرة الله وعنده يبطل كل ما قاله الصابئة.''

❹-عمدة القاري شرح صحيح البخاري:۱۹/ ۶۴۲، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ:

''باب السحر أي: هذا باب في بيان السحر وأنه ثابت محقق، ولهذا أكثر البخاري في الاستدلال عليه بالآيات الدالة عليه. والحديث الصحيح وأكثر الأمم من العرب والروم والهند والعجم بأنه ثابت وحقيقته موجودة وله تأثير، ولا إستحالة في العقل في أن الله تعالیٰ يخرق العادة عند النطق بكلام ملفق أو تركيب أجسام ونحوه على وجه لا يعرفه كل أحد، وأما تعريف السحر فهو أمر خارق للعادة صادر عن نفس شريرة لا يتعذر معارضته، وأنكر قوم حقيقته وأضافوا ما يقع منه إلى خيالات باطلة لا حقيقة لها، وهو اختيار أبي جعفر الاسترابا ذي من الشافعية وأبي بكر الرازي من الحنفية وابن حزم الظاهري، والصحيح قول كافة العلماء يدل عليه الكتاب والسنة.''

❺- كما في روح المعاني: ۳۰/ ۷۱۸، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ:

''وقال القاضي عياض: قد جاءت روايات حديث عائشة مبينة أن السحر إنما تسلط على جسده الشريف صلى الله عليه وسلم وظواهر جوارحه لا على عقله عليه الصلاة والسلام وقلبه واعتقاده، و يكون معنى ما في بعض الروايات حتى يظن أنه يأتي أهله ولا يأتيهن، وفي بعض أنه يخيل إليه أنه إلخ: أنه يظهر له من نشاطه ومتقدم عادته القدرة عليهن، فإذا دنا منهن أخذته أخذة السحر فلم يأتهن ولم يتمكن من ذلك كما يعتري المسحور، وكل ما جاء في الروايات من أنه عليه الصلاة والسلام يخيل إليه فعل شيء ولم يفعله ونحوه فمحمول على التخيل بالبصر لا لخلل تطرق إلى العقل وليس في ذلك ما يدخل لبسًا على الرسالة ولا طعنًا لأهل الضلالة، انتهى.

و بعضهم أنكر أصل السحر ونفى حقيقته وأضاف ما يقع منه إلى خيالات باطلة لا حقائق لها، ومذهب أهل السنة وعلماء الأمة على إثباته وأن له حقيقة كحقيقة غيره من الأشياء لدلالة الكتاب والسنة على ذلك.''

وفي أحكام القرآن للتهانوي: ۱/ ٤٧، ٤٨، ط: مکتبہ تھانوی پاکستان:

وأفاد شيخنا حكيم الأمة (متعنا الله تعالى بطول حياته) أن تأثر الأنبياء بالسحر ثابت في حق موسیٰ بنص القرآن، حيث قال: ''يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ ''(طه) أي إلى موسیٰ وقال تعالیٰ: ''فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ''(طه) فالظاهر أنه ظنها حيات، فخاف منها على نفسه أو على أمته.

و بالجملة لم يقم دليل عقلي و لا سمعي على امتناع تأثر الأنبياءعليهم السلام به مطلقًا؛ بل قد وردت الأحاديث الصحيحة بثبوته في الجملة، و هو ظاهرالقرآن، نعم: لايجوز تأثرهم به فيمايتعلق بالتشريع والتبليغ، فيجوز فيه تأثرهم به،ولكنه لا يروج عليهم ولايثبت، بل يكشفه الله تعالیٰ عنهم بوحيه، وليس في ذلك مايسمّ شأن النبوّة بسمة نقص؛ كما لايسمّه عروض النسيان والخطأ في الاجتهاد وأمثالها من العوراض لهم. هٰذا هو التحقيق في هذا الباب، والله تعالیٰ أعلم بالصواب.

و في صحيح البخاري (باب السحر): ٤/ ٢ ٢٥٩، ٢٥٩٣، ط: مكتبة البشریٰ:

''حدثنا إبراهيم بن موسى: أخبرنا عيسى بن يونس، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها قالت: "سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من بني زريق يقال له لبيد بن الأعصم، حتى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخيل إليه أنه يفعل الشيء وما فعله، حتى إذا كان ذات يوم أو ذات ليلة وهو عندي، لكنه دعا ودعا، ثم قال: يا عائشة، أشعرت أن الله أفتاني فيما استفتيته فيه أتاني رجلان فقعد أحدهما عند رأسي والآخر عند رجلي، فقال أحدهما لصاحبه: ما وجع الرجل، فقال: مطبوب، قال: من طبه؟ قال: لبيد بن الأعصم، قال: في أي شيء؟ قال: في مشط ومشاطة وجف طلع نخلة ذكر، قال: وأين هو؟ قال: في بئر ذروان فأتاها رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه، فجاء، فقال: يا عائشة كأن ماءها نقاعة الحناء، أو كأن رؤوس نخلها رؤوس الشياطين، قلت: يا رسول الله! أفلا أستخرجه، قال: قد عافاني الله، فكرهت أن أثور على الناس فيه شرا، فأمر بها فدفنت.''

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....